دعائے عرفہ معرفت کا خزانہ

ترجمہ : مولانا آغا منور علی

غالب اسدی کے بیٹے بشر و بشیر نے روایت کی ہے کہ عرفہ (۹ذی الحجہ) کے دن عصر کے وقت ہم عرفات کے میدان میں امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے کہ حضرت اپنے بیٹوں اور رشتہ داروں اور شیعوں کے ساتھ خیمہ سے باہر تشریف لائے اور خضوع و خشوع کے ساتھ گڑاگڑا کر پہاڑ کی بائیں جانب کھڑے ہو کر اپنا رخ کعبۃ اللہ کی طرف پھیر دیا اور اپنے ہاتھوں کو اپنے چہرے کے سامنے بلند کرکے دعا میں مشغول ہو گئے۔

دعائے عرفہ، عارفانہ مضامین پر مشتمل ایک ایسی دعا ہے جس میں اللہ کی معرفت کے ساتھ ساتھ اس کی بارگاہ میں اظہار عاجزی کا سلیقہ سکھلایا گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں دعا جب ختم ہوئی تو حضرت کی سانس منقطع ہوئے بغیر زبان سے یارب یارب کی صدا بلند تھی جس سے تمام حاضرین متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ وہ لوگ اپنے لئے دعا کرنا بھول کر حضرت کی دعا پر آمین کہنے پر ہی اکتفا کر رہے تھے۔ صحرائے عرفات لوگوں کی گریہ وزاری سے گونج اٹھا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور لوگ مشعر الحرام کی طرف چلے گئے۔

دعائے عرفہ اپنے اندر مضامین عالیہ کو سموئے ہوئے ہے جن میں اللہ کی معرفت اس کی صفات کی شناخت، اللہ سے اپنے عہد وپیان کی تجدید، انبیائے الٰہی کی شناخت اور ان سے اپنے اٹوٹ رشتہ کو مضبوط کرنا، آخرت کی طرف توجہ اور دل سے اس پر عقیدہ رکھنا، آفاق میں غور و فکر کرنا، خدا کی کبھی نہ ختم ہونے والی نعمتوں کو یاد کرنا اور ان نعمتوں پر خدا کا شکر بجا لانا زندگی کے آخر حصے تک خدا کی دی ہوئی چیزوں پر شکر گزاری کرنا شامل ہے۔

خدا کی بارگاہ میں گڑگڑانا، گناہوں کا اقرار کرنا، توبہ کر کے خدا کی طرف پلٹنا اور اس سے معافی کی درخواست کرنا، اس کے پاکیزہ صفات اپنانا اور اعمال صالحہ

بجا لانا، محمد ﷺ وآل محمدؑ پر درود پڑھنے کے بعد اپنی حاجتوں کو طلب کرنا اس دعا میں شامل ہے۔ اس کے بعد معافی، نور، ہدایت، رحمت، عافیت، برکت، وسعت رزق، آخرت میں جزا کے طلبگار رہنا یہ سب اس دعا کے جملوں میں موجود ہے۔

بعض علماء نے اس دعا کا ترجمہ اور شرح کی ہے۔ ان میں سید خلف الدین حیدر مشعشعی موسوی حویزی جو شیخ بہائی کے ہم عصر تھے شامل ہیں۔ ان کے علاوہ شیخ محمد علی بن شیخ ابوطالب زاہدی اصفہانی ہیں اور '' نیایش امام حسین علیہ السلام'' کے نام سے علامہ محمد تقی جعفری کی نے بھی شرح لکھی ہے۔ دعا کے بعض مضامین کچھ اس طرح ہیں:

۱۔ حق تعالیٰ کی حمد: حمد صرف ذات احدیت کے لئے سزاوار ہے اور کسی میں یہ جرأت نہیں کہ اس کی مقرر کردہ قضا سے سرپیچی کرے اور اس کی عطا کو کوئی روک سکے۔ کسی صانع کی صنعت اس کی صنعت کی برابری نہیں کر سکتی۔ بے پناہ معارف فرمانے والا ہے۔ اس کی ذات ہے جس نے اپنی خلقت کے جلوؤں سے وجود کائنات کو رونق بخشی ہوئی ہے۔

۲۔ خدا سے کئے ہوئے عہد و پیان کی تجدید: پروردگارا! میں نے اپنا رخ تیری طرف کر لیا ہے اور میں تیری ربوبیت کی گواہی دیتا ہوں۔ میں یہ اعتراف کرتا ہوں

کہ تو نے میری تربیت اور پرورش کی ہے۔ میری بازگشت تیری ہی طرف ہے۔ میرا آغاز تو نے نعمت کے ذریعہ سے کیا ہے۔

۳۔ خود شناسی: ہدایت سے پہلے اپنی خوبصورت صنعت کے ذریعہ مورد رافت و نعمت قرار دیا۔ میری خلقت پر مجھے تو نے گواہ نہیں بنایا اور میرے امور کو خود مجھ پر ہی نہیں چھوڑ دیا۔

۴۔ خلقت انسان کا راز: تو نے مجھے دنیا میں اس لئے بھیجا تاکہ میں اس کے مقصد تک رسائی حاصل کروں۔ جب میں جھولے میں تھا تو نے حادثوں سے مجھے بچایا۔ دودھ کے ذریعہ سے تو نے میری غذا کا انتظام کیا۔ میری پرورش کرنے والوں کے دلوں کو تو نے میرے لئے نرم کر دیا۔ اور ماں کی محبت سے تو نے مجھے فروغ بخشا۔

۵۔ انسان کی تربیت دانشگاہ الٰہی میں: بات کرنے کی طاقت دے کر تو نے مجھے قوت گویائی عطا کی۔ اپنی نعمتوں کو مجھ پر تمام کر دیا۔ ہر سال میرے رشد کو بڑھاتا رہا یہاں تک کہ میری فطرت و سرشت کمال تک پہنچ جائے۔ تو نے اپنی حجت مجھ پر تمام کر دی کہ تو نے اپنی معرفت و شناخت کو مجھ پر الہام کیا۔

۶۔ خدا کی نعمتیں: تو نے پاک طینت سے میرا عنصر خلق کیا۔ تو اس بات پر راضی نہ ہوا کہ کوئی نعمت سے میں محروم رہ جاؤں۔ بلکہ تو نے زندگی کے مختلف

وسائل سے مجھے بہرہ مند کیا۔ تو نے اپنی تمام نعمتوں کو مجھ پر تمام کیا۔

۷۔ خدا کی بے انتہا نعمتوں کی گواہی: الٰہی! میں اپنے ایمان کی حقیقت کی گواہی دیتا ہوں۔ میں نے ہمیشہ نور کو دیکھا ہے۔

۸۔ خدا کا شکر بجا لانے میں انسان کی عاجزی: میں گواہی دیتا ہوں کہ کئی صدیوں اور زمانوں تک بھی زندہ رہوں اور یہ کوشش کروں کہ تیری ایک نعمت کا شکر بجا لاؤں نہیں بجا لا سکتا مگر یہ کہ تیری توفیق میرے شامل حال ہو جائے کہ وہ خود ایک اور نعمت ہے اور ایک دوسرے شکر و ستائش کا موجب ہے۔

۹۔ خدائے واحد کی حمد و ثناء: حمد و ثناء اس خدا کی ہے جس کی کوئی اولاد نہیں جس کو میراث مل سکے۔ اس کی فرمانروائی میں اس کا کوئی شریک نہیں کہ خلقت میں اس کی ضد میں کھڑا ہو اور نہ اس کا کوئی مددگار ہے کہ اس دنیا کو بنانے میں اسکی مدد کرے۔

۱۰۔ ایک اعلیٰ انسان کی حاجتیں: خدایا! کچھ ایسا کر کہ میں تجھ سے ڈرتے رہوں اس طرح کہ میں تجھے دیکھ رہا ہوں اور مجھے تقویٰ کے ذریعہ کامیاب کر۔ میری تقدیر کو خیر و صلاح پر مقدر کر دے۔ میری تقدیر میں خیر و برکت لکھ دے۔

۱۱۔ پالنے والے کی حمد: خدایا! حمد تیری ذات سے مختص ہے کہ تو نے مجھے پیدا کیا۔ مجھے سننے والا اور دیکھنے والا قرار دیا۔ حمد تجھ ہی کو سزاوار ہے کہ مجھے پیدا کیا اور میری خلقت کو پاکیزہ گردانا۔

۱۲۔ خدا سے سوال: زمانے کی مشکلات اور شب و روز کی کشمکش میں میری مدد فرما۔ مجھے اس دنیا کے غموں سے اور اس دنیا کے رنج سے نجات عطا فرما اور ستمگروں کے شر سے مجھے محفوظ رکھ۔

۱۳۔ خدا سے شکوہ: خدایا! تو مجھے کس پر چھوڑ رہا ہے؟ اس رشتہ دار پر جس کا رشتہ ٹوٹ جانے والا ہے؟ یا پھر بیگانہ لوگوں پر جو مجھ پر ٹوٹ پڑیں؟ یا پھر ان پر جو مجھے کمزور کر دے اور میرا استحصال کریں۔ جبکہ تو میرا پروردگار اور میری قسمت کا مالک ہے۔

۱۴۔ نبیوں کے مربی اور آسمانی کتابوں کے بھیجنے والے: اے میرے خدا اے میرے آباء و اجداد کے خدا! ابراہیم، اسماعیل، اسحاق و یعقوب کے خدا۔ اے جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار۔ اے محمد کی تربیت کرنے والے، جو خاتم الانبیاء ہیں اور ان کی آل برگزیدہ ہے۔ اے توریت، انجیل، زبور و فرقان کے نازل کرنے والے۔

۱۵۔ میری پناہ گاہ توہی تو: تو میری پناہ گاہ ہے جبکہ راستے اپنی تمام تر وسعتوں کے باوجود مجھ پر بند ہو جائیں اور زمین اپنی کشادگی کے باوجود مجھ پر تنگ ہو جائے۔